السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص فوت ہوا اور اس کے وارثوں میں باپ، ایک بیٹی، ایک حقیقی بھائی، دو باپ کی طرف سے بھائی اور ایک حقیقی بہن ہے، وارثوں میں اس کی وراثت کس طرح تقسیم ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سارے ترکہ کے دو حصے کیے جائیں گے، ان میں سے ایک حصہ بیٹی کو فرض ہونے کی وجہ سے اور دوسرا باپ کو فرض وعصبہ کی بنیاد پر دیا جائے گا، بھائیوں کو کچھ نہیں ملے گا کیونکہ علماء کا اجماع ہے کہ باپ کی موجودگی میں بھائی وراثت سے محروم رہتے ہیں۔ اگر میت کے ذمے قرض ہو تو اسے وارثوں میں تقسیم سے قبل ترکہ سے ادا کیا جائے گا اور قرض کے بعد بچنے والے ترکہ کو مذکورہ تقسیم کے مطابق وارثوں میں تقسیم کیا جائے گا، اسی طرح میت کی طرف سے اگر کوئی ثابت شدہ شرعی وصیت ہو تو اسے بھی تقسیم سے قبل پورا کرنا ہوگا، جب کہ وصیت کل ترکہ کے ایک تہائی یا اس سے بھی کم سے متعلق ہو کیونکہ میت کو ایک تہائی سے زیادہ وصیت کرنے کا اختیار نہیں ہے اور اگر کوئی اس سے زیادہ وصیت کرے تو ایک تہائی سے زیادہ پر عمل نہ ہوگا الا یہ کہ مکلف و مرشد وارثوں کی رضامندی ہو اور اس بات کی دلیل کہ وارثوں میں ترکہ کی تقسیم سے پہلے قرض ادا کیا اور وصیت پر عمل کیا جائے، حسب ذیل ارشاد باری تعالی ہے:

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ ۚ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ (النساء ۱۱/۴)

’’اللہ تعالی تمہاری اولاد کے بارے میں تم کو ارشاد فرماتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصے کے برابر ہے۔۔۔۔ (اور یہ تقسیم ترکہ میت کی) وصیت کی تعمیل) کے بعد جو اس نے کی ہو یا قرض کے ادا ہونے کے بعد جو اس کے ذمہ ہو عمل میں آئے گی۔)‘‘

[مقالات وفتاویٰ ابن باز]

صفحہ 332

محدث فتویٰ